آملہ کی کاشت

تعارف

آملہ ایک ایسا پھل ہے جو حکمت کے نقطۂ نگاہ سے بہت اہمیت کا حامل ہے پھل کے گودے میں حیاتین ''ج'' کافی مقدار میں ہوتے ہیں ۔ پھل کا تجزیہ کرنے پر 100 گرام گودا میں 750 ملی گرام حیاتین ''ج'' پائے گئے ۔ پھل کا مربہ دل ودماغ اور بصارت کے لئے بہتر خیال کیا جاتا ہے جبکہ پودے کے باقی حصے بطور دوا استعمال ہوتے ہیں ۔ چونکہ اس کا پھل دوسرے پھلوں کی طرح تازہ حالت میں کھانے میں استعمال نہیں ہوتا ہے اس لیے ماضی میں اس کی کاشت کی طرف کوئی خاص توجہ نہیں دی گئی حالانکہ اس کے طبی فوائد کو مدنظر رکھتے ہوئے اسکی کاشت کی ترویج ضروری ہے تاکہ ملکی ضروریات پوری ہوسکیں ۔ اب اس اہم پھل پر کام شروع کیا جا رہا ہے ۔

آب وہوا

اس کی کاشت کے لیے گرم مرطوب آب وہوا مناسب خیال کی جاتی ہے لیکن یہ نیم گرم مرطوب علاقوں میں بھی کاشت کیا جاسکتا ہے ۔ بشرطیکہ کہرے سے اس کی حفاظت کی جائے ہندوستان اور برما میں خودرو آملہ 4500 فٹ بلندی پر بھی دیکھنے میں آیا ہے ۔

زمین

آملے کا پودا ہر قسم کی زمین میں اُگایا جاسکتا ہے لیکن ریتلی میرا اور مناسب نامیاتی مادہ والی زمین اس کی کاشت کے لیئے بہتر خیال کی جاتی ہے ۔ زمین کا اچھے نکاس والی ہونا ضروری ہے ۔

افزائش نسل

آملے کے زیادہ تر پودے بیج اُگا کر لگائے جاتے ہیں جنکا پھل چھوٹا ہوتا ہے اور زیادہ اچھی خصوصیات کا حامل نہیں ہوتا اس لئے مناسب خصوصیات کا اعلیٰ پھل حاصل کرنے کے لئے افزائش بذریعہ نباتاتی طریقہ بہت ضروری ہے ۔ نباتاتی افزائش کے طریقے درج ذیل ہیں ۔

قلم

شاخوں کی 9-12 انچ لمبی قلمیں کاٹی جاتی ہیں اور کچھ پتے بھی قلم کے ساتھ رہنے دیئے جاتے ہیں ۔ قلم کا نچلا حصہ آنکھ کے نزدیک سے گول کاٹا جاتا ہے جبکہ اوپر کا حصہ ترچھا کاٹا جاتا ہے جو کہ آنکھ سے 1.5 انچ لمبا ہوتا ہے ان قلموں کو گیلی ریت میں لگایا جاتا ہے تاکہ جڑیں پھوٹ آئیں پھر ان قلموں کو 2/3 حصہ تک اچھی طرح تیار شدہ زمین میں دبا دیا جاتا ہے ۔

بغلیگر پیوند

بیج سے اگائے گئے ایک یا ڈیڑھ سالہ پودوں کو فروری، مارچ یا جولائی، اگست میں گملوں میں تبدیل کر دیا جاتا ہے ۔ تبدیل کرنے کے 15 یا 20 دن بعد ان گملوں والے پودوں کو مطلوبہ پیوندی درخت کی یکساں موٹائی والی شاخ کے ساتھ یعنی سائن اور سٹاک کا 1/8 انچ گہرا اور تقریباً دو انچ لمبا چھلکا اتار کر باندھ دیا جاتا ہے۔ جوڑ پر پولی تھین کا غذا اچھی طرح باندھ دیا جاتا ہے ۔ 2-3 ماہ بعد جوڑ سے نیچے سائن کو کاٹ کر پودا علیحدہ کرلیا جاتا ہے ۔ دوران پیوند گملوں میں روزانہ دو دفعہ پانی دینا بہت ضروری ہے ۔

ٹی بڈنگ

فروری، مارچ اور اگست، ستمبر میں آملے کے پودے کو بذریعہ ٹی بڈنگ پیوند کئے جاسکتے ہیں ۔ تخمی پودوں کو بذریعہ ٹی بڈنگ کر کے اعلیٰ قسم کا پھل حاصل کیا جاسکتا ہے ۔ اس مقصد کے لئے مارچ میں

پودے کو چار فٹ بلندی سے کاٹ دیا جاتا ہے اور جو شگوفے نکلیں ان میں موزوں شاخوں کو اگست، ستمبر میں پیوند کر دیا جاتا ہے۔

پودے لگانا

پودے موسم بہار یعنی فروری، مارچ یا موسم سرما سے قبل ستمبر، اکتوبر میں لگائے جاتے ہیں۔ داغ بیل کرنے کے بعد 3 فٹ چوڑے اور 3 فٹ گہرے گڑھے کھودے جاتے ہیں۔ گڑھوں کو 20-25 دن کھلا رکھنے کے بعد اوپر والی مٹی، بھل اور گوبر کی گلی سڑی کھاد برابر مقدار میں ملا کر بھر دیا جاتا ہے پھر پانی لگایا جاتا ہے تاکہ گڑھے کی مٹی بیٹھ جائے وتر آنے پر پودے لگا دیئے جاتے ہیں۔ پودے سے پودے کا فاصلہ 30 سے 40 فٹ موزوں خیال کیا جاتا ہے۔

آبپاشی

نئے لگائے گئے پودوں کو ایک ہفتہ بعد آبپاشی کی جائے پھول آنے کے موسم میں آبپاشی کم کی جائے۔ پھل بن جانے کے بعد یعنی گرم خشک موسم میں ہفتہ وار پانی دیا جائے۔ سردیوں میں تقریباً ایک ماہ بعد آبپاشی کی جائے۔

کھاد دینا

مناسب پیداوار حاصل کرنے کے لئے پودوں کو کھاد دینا انتہائی ضروری عمل ہے اس لئے ہر جوان پودے کو دسمبر، جنوری میں اچھی طرح گلی سڑی گوبر کی کھاد ڈالی جائے۔ کیمیائی کھادیں یعنی نصف خوراک نائٹروجن اور تمام مقدار فاسفورس و پوٹاش پھول آنے سے دو ہفتے پہلے یعنی مارچ میں دی جائے جب کہ باقی نصف مقدار نائٹروجن پھل بن جانے کے بعد مئی میں دی جائے، کیمیائی کھاد درج ذیل مقدار میں دی جائے۔ 2 سے 3 کلوگرام یوریا 3 کلوگرام سنگل سپر فاسفیٹ اور 2 کلوگرام پوٹاشیم سلفیٹ اوپر بیان کردہ اوقات میں ڈالی جائے۔

اقسام

چونکہ زیادہ پودے تخمی ہیں اور پھل کی جسامت وغیرہ میں بھی کافی فرق ہوتا ہے اس لئے اِسکی کوئی اقسام نہیں ہیں ایک بڑی جسامت والی قسم کو بنارسی آملہ کہتے ہیں جس کے پودے بذریعہ نباتاتی طریقہ سے تیار کیے جاتے ہیں۔

پیداوار

پاکستان میں آملے کا درخت اپریل، مئی میں پھول نکالتا ہے اور پھل موسم سرما میں نومبر سے جنوری تک پکتا ہے۔ ایک پودا 40 سے 60 کلوگرام پھل دیتا ہے۔

تحقیق:
ڈاکٹر اصغر جلیس، محمد سلیم چوہدری،
چوہدری محمد شفیع، محمد لطیف شاہ،
ایوب زرعی تحقیقاتی ادارہ، فیصل آباد

نوٹ

یہ تکنیکی معلومات قومی وصوبائی زرعی تحقیقاتی وتوسیعی اداروں کے زرعی سائنس دانوں/زرعی ماہرین کی سالہاسال کی تحقیقات وتجربات سے ماخوذ ہیں۔